خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 22 مئی 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

گزشتہ خطبہ میں حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی مبارک سیرت سے عاجزی اور انکساری کے خلق کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: مَیں اسی طرح کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے اور اسی طرح بیٹھتا ہوں جیسے غلام بیٹھتا ہے کیونکہ مَیں بھی تو ایک بندہ ہی ہوں۔ یعنی سرداروں اور رئیسوں والا تکبر اور خود بینی نمائش میرے اندر نہیں ہے۔

حضرت انسؓ سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہؐ کی اونٹنی جس کا نام عضباء تھا، وہ ایسی تیز تھی کہ اس سے آگے کوئی اونٹ نہیں نکل سکتا تھا۔ ایک بدوی اپنے ایک جوان اونٹ پر سوار آیا اور مقابلے میں وہ اونٹ عضباء سے آگے نکل گیا تو مسلمانوں کو سخت ناگوار گزرا کہ عضباء پیچھے رہ گئی اور تم آگے نکل گئے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اس رویّہ پر فرمایا کہ اللہ کا حق ہے کہ جس چیز کو دنیا میں اٹھاتا ہے اس کو نیچا بھی دکھاتا ہے۔

پھر عاجزی کی ایک اَور مثال حضرت عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ سے عمرے کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا: اے میرے بھائی اپنی دعا میں مجھے نہ بھولنا۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے یہ ایک ایسی بات فرمائی تھی کہ اس کے بدلے مجھے پوری دنیا بھی مل جاتی تو بھی مجھے خوشی نہ ہوتی۔ آپؐ پر درود بھیجنے کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن عاجزی کی انتہا ہے کہ آپؐ اپنے ایک مرید کو فرما رہے ہیں کہ میرے لیے دعا کرنا۔

حضرت خبابؓ کی بیٹی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس بکری دودھ دوہنے کے لیے لے کر آئی۔ تو آپؐ نے اسے باندھا اور اس کا دودھ دوہا۔ آپؐ نے فرمایا: میرے پاس بڑا برتن لے کر آؤ۔ سو میں ایک بڑا برتن لائی تو آپؐ نے اس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ وہ بھر گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا خود بھی پیو اور اپنے پڑوسیوں کو بھی پلاؤ۔

سلام کرنے اور مجلس میں بیٹھنے کے بارے میں بھی آپؐ کی عاجزانہ حالت اور اعلیٰ اخلاق کی مثال ملتی ہیں۔ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ

جب کوئی شخص نبی کریم ﷺ کے سامنے آتا تو آپؐ اس سے مصافحہ فرماتے۔ آپؐ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہ کھینچتے یہاں تک کہ وہ شخص خود اپنا ہاتھ کھینچ لیتا اور آپؐ اپنا چہرہ مبارک اس کے چہرے سے نہ موڑتے یہاں تک کہ وہ شخص خود منہ موڑ لیتا اور آپؐ کو کبھی نہیں دیکھا گیا کہ اپنے ہم نشین کے سامنے گھٹنے بڑھائے ہوئے ہوں۔

حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنے والد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہونے کے بارے میں پوچھا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ

جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لاتے تو گھر کے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔ ایک حصہ اللہ جلّ شانہٗ کے لیے وقف فرماتے۔ ایک حصہ اپنے اہل کے لیے۔ اور ایک حصہ خود اپنے لیے۔ پھر اپنے حصے کو بھی اپنے اور لوگوں کے درمیان بانٹ لیتے اور اس میں خاص صحابہؓ کے ذریعے عام لوگوں تک دین کی باتیں پہنچاتے اور ان سے کوئی بات بچا نہ رکھتے۔

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اپنے بالاخانے میں تشریف فرما تھے اور اس وقت آپؐ ایک چٹائی پر تھے اور آپؐ کے اور اس بوریے کے درمیان کوئی چیز نہ تھی اور آپؐ کے سر کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور آپؐ کے پاؤں کے پاس کیکر کے پتوں کا ڈھیر لگا تھا۔ میں نے آپؐ کے پہلو میں چٹائی کا نشان بھی دیکھا۔ یہ دیکھ کر میں رو پڑا ۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں کیا بات رُلا رہی ہے؟ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! کسریٰ و قیصر آسائش میں ہیں۔ آپؐ تو اللہ کے رسول ہیں اور اس حال میں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت ہو۔

بد اخلاق لوگوں سے بھی آپؐ ہمیشہ نرمی اور عاجزی کا سلوک فرماتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر اپنا حق طلب کیا اور سخت لہجہ اختیار کیا۔ صحابہ کرامؓ غصہ ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور ایک اونٹ خرید کر اسے دے دو ۔ صحابہؓ نے کہا ہمیں اس کے قرض کے برابر اونٹ نہیں مل رہا بلکہ اس سے زیادہ قیمتی اونٹ مل رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: وہی اسے دے دو کیونکہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو قرض کی ادائیگی میں سب سے بہتر ہے۔

فتح مکہ کے وقت حضرت ابو بکرؓ اپنے والد کو لے کر رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھا تو فرمایا: اے ابو بکر! تم اس عمر رسیدہ شخص کو گھر رہنے دیتے۔ مَیں خود ان کے پاس آجاتا۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ! یہ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ آپؐ نے انہیں رسول کریم ﷺ کے سامنے بٹھایا۔ آپ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اسلام لے آئیں آپ سلامتی میں آجائیں گے۔ چنانچہ ابو قحافہؓ نے اسلام قبول کر لیا۔

آپؐ کے گھر کے بارے میں حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ کے دروازے سب کے لیے کھلے تھے۔ آپ ﷺ کے لیے نہ کوئی دربان کھڑا ہوتا تھا نہ آپ ﷺ کے لیے صبح شام بڑے بڑے برتنوں میں کھانے پیش کیے جاتے تھے۔ یعنی اعلیٰ قسم کے کھانے پیش نہ ہوتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے جو بھی ملاقات کرنا چاہتا وہ آسانی سے آپ ﷺ سے مل سکتا تھا۔ آپ ﷺ زمین پر بیٹھتے۔ سادہ اور موٹے کپڑے پہنتے۔ گدھے پر سوار ہوتے۔ لوگوں کو اپنی سواری کے پیچھے بٹھاتے اور کھانے کے بعد اپنے انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے یعنی صاف کر لیتے تھے۔

مسجد کی صفائی کرنے کے متعلق حضرت یعقوب بن زیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں آنے والی گرد و غبار کو ایک چھڑی کے ساتھ صاف کر لیا کرتے۔ یعنی چھڑی کے آگے کوئی کپڑا وغیرہ لگا کر اس سے جھاڑ پونچھ کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہل دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے۔ جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لیے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لیے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کی تعلیمات اور آپؐ کی سنت پر چلتے ہوئے عاجزی کی راہوں کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ملک داؤد محمود صاحب ابن محمد اسحاق صاحب مرحوم آف وہاڑی حال کراچی کا ذکر خیر فرمایا۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞